دل کی بات   مدیر

طوطا چشم رہنما، سادہ لوح عوام، بے قابو حالات

ہمارا شاندار ماضی ہم پر طعنہ زن، حال تمسخر اڑا رہا ہے اور روشن مستقبل ہمارے سائے سے بھی گریزاں، لرزاں اور ترساں ہے۔ بدقسمتی ہے کہ قیامِ پاکستان سے لے کر اب تک اکسٹھ برسوں میں ہمیں مخلص اور دیانت دار سیاسی قیادت میسر نہ آسکی۔ طوطا چشم رہنماؤں نے سادہ لوح قوم کو جھوٹے وعدوں اور سیاسی کہہ مکرنیوں کی سان پر چڑھا کر، ترقی وخوشحالی کے سبز باغ دکھا کر جی بھر کے لوٹا اور بے وقوف بنایا۔ نتیجتاً حالات بے قابو ہو رہے ہیں۔ ریاست اپنے قیام کا جواز کھو رہی ہے اور حکمرانوں کے بقول ملک ہاتھ سے نکل رہا ہے۔

آصف زرداری اور نواز شریف کے درمیان تحریری معاہدہ ہوا، دونوں نے دستخط کیے کہ ایک ماہ میں ججز بحال ہو جائیں گے۔ یوسف رضا گیلانی نے وزیر اعظم منتخب ہوتے ہی پارلیمنٹ میں اس وعدے کو پورا کرنے کا اعلان کیا، مگر آصف زرداری نے صدر بنتے ہی کہا کہ یہ معاہدہ کوئی صحیفہ نہیں تھا۔

مہنگائی ختم کرنے کی بجائے عوام کو پہلے سے دی گئی رعایتیں بھی ختم کر دی گئیں۔ پہلے آٹا غائب کیا گیا پھر اس کی قیمت بڑھا دی گئی۔ بجلی کے نرخ اتنے بڑھا دیئے گئے کہ عوام کی چیخیں نکل گئیں۔ لوگوں نے واپڈا کے دفاتر اور بل نذر آتش کر دیئے۔ گیس، پانی، تیل غرض عام اشیاء خورنی کی قیمتیں بھی عوام کی قوتِ خرید سے باہر ہو گئیں۔ ایسا لگتا ہے کہ نئی حکومت کا ایجنڈا اب یہ ہے کہ کسی کا گھر روشن ہو نہ چولہا جلے۔ بجلی اور گیس کی لوڈ شیڈنگ اور قیمتوں میں اضافے نے عوام کو ناشتہ یا ایک وقت کا کھانا چھوڑنے پر مجبور کر دیا ہے۔

امن وامان کی صورت حال بدستور پریشان کن ہے۔ قبائلی علاقوں میں امریکی طیارے بھی میزائل اور بم برسا رہے ہیں اور پاک فضائیہ بھی۔ ہم اپنی سرزمین پر اپنے ہی بھائیوں کو مار رہے ہیں۔ پارلیمنٹ نے ''اِن کیمرہ بریفنگ'' میں دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے ایک متفقہ قرارداد منظور کی ہے جسے بڑا کارنامہ قرار دیا جا رہا ہے جبکہ مسٹر باؤچر عین اسی موقع پر پاکستان آئے اور کہا کہ جب تک قبائلی ہتھیار نہیں ڈالتے امریکی حملے جاری رہیں گے۔ قرارداد تو متفقہ طور پر منظور ہو گئی لیکن اصل کام اس پر عمل درآمد ہے۔ مہذب دنیا اپنے مسائل مذاکرات کے ذریعے حل کر رہی ہے جبکہ یہاں بم اور میزائل برسا کر مسائل حل کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ ملکی معیشت تباہ ہو چکی ہے۔ لوگ بینکوں سے سرمایہ نکال رہے ہیں، حکمران پھر کشکول اٹھا کر آئی ایم ایف کے دروازے پر ''دے جا سخیا'' کا راگ الاپ رہے ہیں۔ فرینڈز آف پاکستان نے بھی ٹکا سا جواب دے دیا ہے اور پھوٹی کوڑی تک نہیں دی۔ طوطا چشم رہنما کب تک سادہ لوح عوام کو بے وقوف بناتے رہیں گے۔ حالات بے قابو ہو رہے ہیں۔ حکمرانوں نے ہوش کے ناخن نہ لیے تو موجودہ منظر بدلنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر سب کچھ بدل گیا تو پھر وہ کہاں ہوں گے اور عوام کہاں ہوں گے؟